سوال

میرا ایک لڑکی کے ساتھ عقد نکاح ہوچکا ہے، اورمالی حالت کی بنا پر ایک سال کے بعد رخصتی طے پائی ہے، لیکن لڑکی کا والد لڑکی سے خلوت نہیں کرنے دیتا اور کچھ دیر کے لیے بھی ہمیں علیحدہ بیٹھ کر بات چیت کرنے یا بیٹھنے بھی نہیں دیتا، کیا میرے سسر کے لیے حلال ہے کہ وہ رسم ورواج کی بنا پر مجھے بیوی کے ساتھ خلوت کرنے اور بیٹھنے سے منع کرے، اورمجھے کیا کرنا چاہیے ؟

جواب

الحمد للہ

عقد نکاح کے تین ارکان ہیں :

ایجاب وقبول اورولی کی موافقت

ایجاب یہ ہے کہ : دو عقد کرنے والوں میں سے کسی ایک کی جانب سے صادر ہونے والی ایسی کلام جس سے وہ عقد کرنا چاہیں، اوراس کا نام ایجاب اس لیے رکھا گیا ہے کہ اسی بنا پر التزام کو وجود ہوا ہے

اور قبول یہ ہے کہ : دوسری طرف سے ایسی کلام صادر ہو جو پہلے فریق کی جانب سے صادر ہونے والی کلام کو قبول کرنے اوراس کی موافقت پر دلالت کرتی ہو، اسے قبول کا نام اس لیے دیا گیا ہے کہ پہلے کے التزام سے اس میں رضامندی پائی جاتی ہے

اس لیے اگر یہ ایجاب وقبول بیوی کی موجودگی اوراس کی رضامندی سے ہو تو عقد نکاح ہوجائیگا، اوروہ عورت اس شخص کی بیوی بن جائیگی، اس طرح وہ شخص اس عورت کا ایجاب و قبول کے بعد خاوند بن جائیگا، اس عقد نکاح کے نتیجہ میں درج ذیل شرعی اثرات مرتب ہونگے :

اول :

خاوند اور بیوی کا ایک دوسرے سے لطف اندوز ہونا اوراستمتاع کرنا

دوم :

اگر بیوی سے دخول کرلیا یا پھر اس کے ساتھ شرعی خلوت ہوگئی جس میں جماع کرنا ممکن تھا یا پھر دخول یا خلوت سے قبل فوت ہوگیا تو عقد نکاح میں مقرر کیا گیا پورا مہر ادا کرنا واجب ہوگا

اوراگر عقد نکاح کے بعد دخول سے قبل یا پھر خلوت کیے بغیر طلاق دے دی تو بیوی کو مقرر کیا گیا آدھا مہر ادا کرنا ہوگا

لیکن اگر عقد نکاح میں مہر مقرر نہیں کیا گیا تو پھر دخول کی صورت میں یا خاوند کے فوت ہوجانے یا شرعی خلوت ہوجانے کی صورت میں بیوی کو مہر مثل ادا کرنا ہوگا، یعنی اس عورت کی بہنوں اور پھوپھی کی بیٹیوں جتنا مہر ادا کرنا ہوگا

سوم :

خاوند کے ذمہ بیوی کا نان و نفقہ اور رہائش مہیا کرنا اس صورت میں واجب ہوگا جب بیوی سے دخول کرلیا جائے ، کیونکہ یہ اشیاء بیوی سے استمتاع کے عوض میں ہیں اور اس لیے کہ بیوی اس صورت میں خاوند کے ماتحت ہوجاتی ہے

چہارم :

دخول اور شرعی خلوت ہوجانے کی صورت میں اولاد کی نسبت خاوند کی طرف ثابت ہوگی

پنجم :

اگر خاوند اور بیوی میں سے کوئی ایک بھی فوت ہوجائے تو ایک دوسرے کے وارث بنیں گے ، چاہے بیوی سے دخول ہوا ہو یا دخول نہ ہوا ہو

ششیم :

سسرالی حرمت ثابت ہوجائیگی ، یعنی بیوی پر خاوند کی اصل اور فرع اور اسی طرح بیوی کی اصل اور فرع خاوند پر حرام ہوجائیگی ، جس کی تفصیل معروف ہے

ہم اوپر جو کچھ بیان کرچکے ہیں اس سے سوال کا جواب بھی معلوم ہوجاتا ہے کہ : خاوند اور بیوی میں سے ہر ایک کے لیے عقد نکاح سے ہی ایک دوسرے سے مباشرت و بوسہ لینا اور خلوت وغیرہ سے استمتاع کرنا ثابت ہوجائیگا

سوال نمبر (74321) اور (13886) کے جوابات میں عقد نکاح کرنے کے بعد ان مباحات کا بیان ہوا ہے جو خاوند کے لیے جائز ہیں چاہے بیوی سے دخول نہ بھی ہوا ہو ، آپ ان سوالات کا مطالعہ کرلیں

لیکن رخصتی کے اعلان اور رخصتی سے قبل عورت کے ولی کے لیے جائز ہے کہ وہ شرعی خلوت یعنی دروازے بند کرکے اور پردہ لٹکا کر اور بالاولی جماع سے سختی کے ساتھ منع کرے ، کیونکہ رخصتی کے اعلان اور رخصتی سے قبل دخول میں بہت ساری خرابیاں پائی جاتی ہیں

کیونکہ ہوسکتا ہے خاوند فوت ہوجائے ، یا پھر طلاق ہوجائے ، اور رخصتی سے قبل ہی عورت حاملہ ہو یا پھر اس کی بکارت جاتی رہے جس سے برے اثرات مرتب ہونگے

سوال نمبر (3215) کے جواب میں اس مسئلہ کی تفصیل پائی جاتی ہے آپ اس کا مطالعہ کرلیں

اس لیے جب ان خرابیوں کے ساتھ رخصتی اور خاوند کے گھر منتقل ہونے سے قبل اس طرح کے امور اکثر طور پر ہونے والی سستی و کاہلی بھی شامل ہوجائے ، اور اس کے ساتھ ساتھ لوگوں کی نظر اور وہ عرف جو بیوی کی رخصتی کے بعد ہی اس طرح کے تعلقات قبول کرتا ہے ، تو یہ امر عزت و ناموس اور نسب کی حفاظت کے لیے ایک معتبر امر شمار ہوگا

اور خاوند کو چاہیے کہ وہ اس کی قدر کرے ، اور اپنے جذبات سے نہیں بلکہ عقل سے سوچے ، اور اسے اس معاملہ کے نتیجہ میں ہونے والے اثرات کا علم بھی رکھنا چاہیے کہ ہوسکتا وہ فوت ہوجائے یا طلاق ہوجائے تو پھر کیا ہوگا اور یقیناً وہ اپنی بیٹی کے لیے ایسا پسند نہیں کریگا ، تو پھر لوگ بھی اپنی بیٹیوں کے لیے ایسی چیز پسند نہیں کرتے

ہماری رائے تو یہی ہے کہ اس کا بہتر اور درمیانہ حل یہی ہے کہ اس میں نہ تو تشدد کیا جائے اور نہ ہی تساہل سے کام لیا جائے بلکہ میانہ روی اختیار کی جائے

واللہ اعلم

اسلام سوال وجواب

70531